شیطان کو اس دن سے زیادہ ذلیل وخوار اور حقیر ترین ہوتے ہوئے نہ دیکھا گیا ہے سوائے یوم بدر کے۔ اس دن اللہ تعالی فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے تمام لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ لہذا دعا و استغفار کرتے ہوئے سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کی طرف کوچ کریں، جب مزدلفہ پہنچ جائے تو مغرب وعشاء کو جمع اور قصر کے ساتھ ادا کریں۔ پھر کچھ کھا پی کر سو جائیں اور 10 ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے سے قبل مشعر حرام پر دعا کریں اور منی کی طرف کوچ کریں اور منیٰ میں جمرہ عقبہ کبریٰ (بڑے شیطان) پر کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ میں قربانی کریں۔ قربانی خود ہی ذبح کرے، وکالت بھی کر سکتا ہے یعنی بنک میں رقم جمع کر کے ان کے ذریعے ذبح ہو سکتا ہے۔ حاجی کے لئے جائز ہے کہ وہ قصر یا حلق کریں۔ حلق یعنی سر کو منڈانا افضل ہے، نبی ﷺ کی دعا ہے (اللهم اغفر للمحلقين) دو مرتبہ فرمایا تھا پھر طواف افاضہ کے لیے مکہ جائیں، یہ حج کا ایک رکن ہے، طواف کے بعد منی آجائیں اور رات وہاں گزاریں۔

ایام التشریق کے باقی ایام یعنی گیارہ سے تیرہ ذی الحجہ تک منی میں گزارنا مسنون ہے، ان ایام میں تمام جمرات کو زوال کے بعد سے غروب تک سات سات کنکریاں پھینکے گا اور اگر مجبوری کے پیش نظر بارہ ذی الحجہ کو حج سے فارغ ہو کر واپس لوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن سارے ایام التشریق وہاں قیام کرنا افضل ہے۔

آخر میں مکہ سے لوٹتے ہوئے طواف وداع یعنی الوداعی طواف کریں تا کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

احرام کی حالت میں ممنوعہ چیزیں:

بیوی سے ہمبستری کرنا، بالوں کو کاٹنا، ناخن تراشنا، نکاح کرنا، خوشبو لگانا، شکار کھیلنا، شکار میں معاونت کرنا، حرم میں گری ہوئی چیزوں کو اٹھانا ماسوائے تشہیر کے لیے، عورتوں کے لیے دستانے اور نقاب پہننا درست ہیں، مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا یا کسی بھی چیز سے سر ڈھانکنا مثلاً ٹوپی، رومال یا پگڑی وغیرہ پہننا منع ہے، لیکن چھتری استعمال کرنے یا چھت کے نیچے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

محرم کے لیے جائز چیزیں:

درج ذیل کو قتل کرنا جائز ہے: کوا، چوہا، بچھو، چیل، باؤلا کتا، چھپکلی اور سانپ۔ نیز سنگی اور مہندی لگانا، احرام کے کپڑے کو دھونا اور احرام تبدیل کرنا، سایہ پکڑنا، مثلاً درخت، یا چھت کے نیچے رہنا، یا چھتری استعمال کرنا جائز ہے۔ عورتیں جراب، خفین (موزے) پہن سکتی ہیں لیکن نقاب اور دستانے سے اجتناب کریں۔

☆☆☆☆☆

فضائل عشرذی الحجہ اوراحکام ومسائل عیدالأضحیٰ

محمد شریف بلغاری

عشرہ ذی الحجہ کی اہمیت وفضیلت: اللہ تعالی ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی قسم اٹھاتے ہوئے ارشادفرمایا ﴿والفجر ولیال عشر﴾ ''قسم ہے فجر کی اوردس راتوں کی'' (الفجر: ۱۔۲) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا(ان العشر عشر الأضحی)(مسنداحمد) ''عشر سے مرادقربانی کاعشرہ ہے'' (مسنداحمد) جمہورمفسرین کے نزدیک دس راتوں سے مرادذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔(تفسیر فتح القدیر ۴۳۲/۵)،تفسیر ابن کثیر ۵۹۹/۴)

عشرہ ذی الحجہ کے ایام تمام ایام سے افضل ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا(افضل ایام الدنیا أیام العشر یعنی عشر ذی الحجه قیل ولا مثلهن فی سبیل الله؟قال ولا مثلهن فی سبیل الله الا رجل عفر وجهه فی التراب) ''دنیا کے سارے ایام کے مقابلے میں دس ایام یعنی عشرہ ذی الحجہ سب سے زیادہ افضل ہیں،آپ سے استفسارکیاگیا کہ جہادفی سبیل اللہ میں گزارے؟ فرمایا: ہاں وہ بھی ان ایام جیسے نہیں،سوائے اس شخص کے جواپنے چہرے کو خاک آلودکرلے(شہیدہوجائے)۔(رواہ البزار وابن حبان وصححه الالبانی فی صحیح الترغیب والترهیب ص ۱۱۵۰،زاد الخطیب ۴۷۹/۱)

ان ایام کے اعمال اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(ما العمل فی أیام العشر أفضل من العمل فی هذه قالوا ولاالجهاد؟ قال ولاالجهاد الا رجل یخاطر بنفسه وماله فلم یرجع بشیٔ) ''ان(عشرہ ذی الحجہ)کے دنوں سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں،لوگوں نے پوچھااور جہاد بھی نہیں؟ آپ نے فرمایاہاں جہادبھی نہیں سوائے اس شخص کے جواپنی جان ومال خطرے میں ڈال کرنکلا،اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لوٹا(سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردیا)۔ (بخاری ۱۴۰/۲)

نویں ذی الحجہ کی فضیلت: رسول کریم ﷺ نے فرمایا:(مامن یوم اکثر من أن یعتق الله فیه عبدا من النار من یوم عرفة فانه لیدنو ثم یباهی بهم الملائکة فیقول ماأراد هؤلاء) ''عرفہ سے بڑھ کرکوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالی بندوں کوآگ سے اتنا آزادکرتا ہو جتنا عرفہ(نویں تاریخ)کے دن آزادکرتا ہے،بے شک اللہ

تعالی قریب ہوتا ہے ،اور بندوں کا حال دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہیں۔؟(صحیح مسلم ۳/ ۳٦٦)

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال:

ا۔چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا: اور چاند نظر آنے پر دعا پڑھنا(اللھم أھلہ علینا بالأمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ) ''اے اللہ یہ چاند ہم پر امن وایمان،سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع ہو۔(اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔'')(سنن الدارمی ۲/ ۴)

۲۔مناسک حج وعمرہ کی ادائیگی۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے﴿وأتموا الحج والعمرۃ للہ﴾ (القرۃ:۱۹٦) پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے''

۳۔روزے رکھنے کا اہتمام کرنا،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(مامن عبد یصوم یوما فی سبیل اللہ الا باعداللہ بذلک الیوم وجھہ عن النار سبعین خریفا) ''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس ایک دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت کے بقدر دور کردیتا ہے۔'' (بخاری ۲۸۴۰،مسلم ۱۱۵۳،زادالخطیب ۱/ ۴۸۲)

۴۔ یوم عرفہ(۹ ذی الحجہ)کے روزے کا خاص اہتمام کرنا:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ أن یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ) ''یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ گزشتہ اور آئندہ(دو سال)کے گناہ معاف فرمادے گا''(مسلم ۲/ ۸۱۹،رقم ۱۱٦۲)

۵۔ ان ایام میں نوافل کثرت سے پڑھنے چاہئیں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا(ان اللہ تعالی قال...... وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ......) ''اللہ تعالی فرماتا ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرلیتا ہوں۔''(بخاری: ح ٦۵۰۲، زاد الخطیب ۱/ ۴۸۳)

٦۔ ان ایام میں اللہ تعالی کا ذکر کثرت سے کرتے رہنا چاہیے:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(مامن ایام اعظم عند اللہ ولا أحب الیہ العمل فیھن من ھذہ الأیام العشر فأکثروا فیھن من التھلیل والتکبیر والتحمید) ''اللہ کے نزدیک نہایت عظمت والے اور محبوب ایام عشرہ ذی الحجہ کے مقابلے میں کوئی نہیں ہے،اس لئے ان

ایام میں لا الـه الا الله، الله اکبر اور الحمدلله جیسے اذکار کثرت سے پڑھا کرو۔'' (رواہ احمد ۹/۳۲۳،وقال الارناؤوط صحیح،زاد الخطیب ۱/۴۸۴)

۷۔ان ایام میں زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کا اہتمام کرنا چاہیے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿یاایھا الـذین امنوا انـفـقـوا مـمـا رزقـنـاکـم مـن قـبـل ان یـاتـی یوم لابیع فیه ولا خلة ولا شفاعة والکافرون هم الظالمون﴾ ''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی نہ ہی شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔'' (البقرة: ۲۵۴)

احکام ومسائل عید الأضحیٰ

<u>قربانی کی مشروعیت:</u> اللہ تعالی کا ارشاد ہے﴿فـصـل لـربـک وانـحـر﴾''پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر'' (الـکـوثـر: ۲)﴿ولـکـل أمة جعلنا منسکا لیذکروا اسم الله علی مارزقهم من بهیمة الأنعام﴾ ''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تا کہ وہ ان چو پائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔'' (الحج: ۳۴) اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا (ان أول ما نبدأ به في یومنا هذا أن نـصـلـی ثـم نـرجـع فننحر) ''آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتدا ہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آ کر قربانی کریں گے۔'' (بخاری ۷/ ۲۲۱ رقم ۵۵۴۵)

<u>قربانی کی فضیلت:</u> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مـاعـمـل آدمـی مـن عمل یوم النحر أحب الی الله من إهـراق الـدم انـه لیأتـی یوم القیامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل أن یـقـع من الارض فطیبوا بها نفسا) ''کسی آدمی نے قربانی کے دن قربانی سے بڑھ کر اللہ تعالی کے ہاں پسندیدہ کوئی عمل نہیں کیا، حشر کے میدان میں قربانی کا جانور کے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت لایا جائے گا۔قربانی کے اس عمل کو اللہ رب العزت زمین پر خون کا قطرہ گرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے، لہذا خوشدلی سے (قربانی) کرو۔'' (ترمذی ۱/۵۴۲، رقم ۱۴۹۳)

<u>قربانی کس جانور کی مستحب ہے:</u> ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (ضحـی رسـول الـلـه ﷺ بـکـبـش أقـرن فـحـیـل یـاکـل فـی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد) ''رسول اللہ ﷺ نے سینگ دار

مینڈھے کی قربانی فرمائی جو سیاہی میں کھاتا تھا (اس کا منہ سیاہ تھا) سیاہی میں چلتا تھا (یعنی چاروں پیر سیاہ تھے) اور سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے) (ترمذی ۱/۵۴۳ باب مایستحب من الأضاحی، رقم ۱۴۹۶)

قربانی کی نیت رکھنے والا حجامت وغیرہ نہ کرے: قربانی کرنے والے کو عشرہ ذی الحجہ میں حجامت وغیرہ نہیں کرنا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا (من كان له ذبح يذبحه فاذا اهل هلال ذى الحجة فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره شيئا حتى يضحى) ''جس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو ذی الحجہ کا چاند نظر آنے پر اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ کاٹ لے جب تک قربانی نہ کرے۔'' (مسلم ۵/۲۱۹، رقم ۵۱۲۱)

ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھیں: ﴿انى وجهت وجهى للذى فطر السموات والأرض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين لاشريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين﴾ (اللهم تقبل عنى) اور اگر گھر والوں کی طرف سے بھی ہو تو (وعن أهل بيتى) اور اگر کسی کی قربانی ذبح کرے تو (اللهم تقبل عن فلان بن فلان) کی جگہ ان کا نام لیں پھر بسم الله والله اكبر پڑھ کر تیز چھری سے جانور ذبح کر دے۔ (بخاری ۷/۲۳۲)

قربانی کے جانور: قربانی کا جانور گائے، اونٹ، بھیڑ اور بکری کے جنس سے ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على مارزقهم من بهيمة الانعام﴾ (الحج ۳۴) ''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی ہے تاکہ وہ ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں (یعنی ذبح کریں) جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔'' آیت کریمہ میں (بهيمة الأنعام) سے مراد اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری ہی ہیں۔ اسی لئے امام نووی رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ قربانی میں صرف یہی جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ (شرح مسلم للنووی ۱۳/۱۲۵، زادالخطیب ۱/۴۹۲)

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لا يضحى بالعرجاء بين ظلعها ولا بالعوراء بين عورها ولا بالمريضة بين مرضها ولا بالعجفاء التى لاتنقى) ''لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور نہ کانے کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ اس قدر دبلا ہو جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔'' (ترمذی ۱/۵۴۳، رقم ۱۴۹۷) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ان لا يضحى بمقابلة ولا

مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء) ''نہ قربانی کریں جس کا کان سامنے سے کٹا ہو یا پیچھے سے کٹا ہو یا چرے ہوں یا اس میں سوراخ ہو۔ (ترمذی ۱/۵۴۴ رقم ۱۴۹۸) ولا بتراء ''جس کی دم کٹی ہو'' (نسائی ۳/۲۲۵ رقم ۴۳۸۴) نھی رسول اللہ ﷺ أن یضحی بأعضب القرن (نسائی ۳/۲۲۴ رقم ۴۳۷۹) رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔

قربانی کے جانور کی عمر: رسول کریم ﷺ نے فرمایا (لاتذبحوا الا مسنة) ''مسنہ کے علاوہ مت ذبح مت کرو (قربانی میں)۔ (مسلم ۵/۲۱۰ رقم ۵۰۸۲)

تشریح: مسنہ وہ جانور ہے جو عمر کے لحاظ سے قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ اونٹ میں چار برس پورا کر کے پانچویں میں ہو اور گائے بیل میں دو برس مکمل کر کے تیسرے میں ہو اور بھیڑ بکری میں بھی دو برس پورا ہو کر تیسرے میں ہو اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے کہ ایک سال ہو کر دوسرے میں ہو۔ (المحلی ۷/۳۶۱، زاد المعاد ۲/۳۱۷)

کس جانور میں کتنا حصہ لے: جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نحرنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة) ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات افراد کی طرف سے اور گائے بھی سات کی طرف سے قربانی کی'' (مسلم ۳/۳۳۶، رقم ۳۱۸۵) اونٹ میں دس آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ (ترمذی ۱/۵۴۵ رقم ۱۵۰۱، ابن ماجه ۳/۲۱ رقم ۳۱۳۱))

اونٹ کو باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا: اونٹ کو باندھ کے اور کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے آپ نے فرمایا (ابعثها قیاما مقیدة سنة نبیکم صلی اللہ علیه وسلم) اس کو اٹھالو اور پیر کو باندھ کر نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔'' (مسلم ۳/۳۳۸ رقم ۳۱۹۳)

قربانی کی استطاعت رکھنے والے پر قربانی کرنا ضروری ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا (من کان له سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا) ''جو قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے تو ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔'' (ابن ماجه ۳/۱۸ رقم ۳۱۲۳)

کس چیز سے ذبح کر سکتا ہے: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا (أعجل أو أرنی ما أنهر الدم وذکر اسم

الـلـه فـكـل لـيـس الـسـن والـظـفـر وسأحدثك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة) جلدی کر یا ہوشیاری کر جو بھی چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھالو، سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہونگا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔'' (مسلم ۵/۱۳ ۲ رقم ۵۰۹۲)

چھری تیز کرنا چاہیے: رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا (اشحذيها بحجر ففعلت ثم أخذها وأخذالكبش فأضجعه ثم ذبحه) ''چھری کو تیز کرلو، آپ رضی اللہ عنہا نے تیز کردیا تو آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا پھر اس کو ذبح کیا۔'' (مسلم ۵/۱۳ ۲رقم ۵۰۹۱)

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے: انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ضحی النبی ﷺ بكبشين أملحين فرأيته واضعا قدمه على صفاحهما يسمي ويكبر فذبحهما بيده) ''نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہا آپ ﷺ نے اپنا پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا'' (بخاری ۷/۲۲۸، رقم ۵۵۵۸)

چتکبرے: چتلا، ابلق، دورنگا خصوصا سیاہ و سفید رنگ کا خوبصورت جانور۔

عورت بھی جانور ذبح کرسکتی ہے: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (ان امرأة ذبحت شاة بحجر فسأل النبی ﷺ عن ذلك فأمر بأكلها) ''ایک عورت نے بکری پتھر سے ذبح کرلی تھی تو نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔'' (بخاری ۷/۲۰۱ رقم ۵۵۰۴، ابن ماجۃ ۳/۳۶ رقم ۳۱۸۲)

تمام گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے:

ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (كانت الضحايا على عهد رسول الله ﷺ الرجل يضحي بالشاة عنه وعن أهل بيته فيأكلون ويطعمون حتى تباهى الناس فصارت كما ترى) ''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا، خود بھی کھاتا اور لوگوں کو بھی کھلاتا، یہاں تک کہ لوگ قربانی میں فخر کرنے لگے تو جیسے تو دیکھتا ہے ویسا ہونے لگا۔ (یعنی زیادہ قربانی کرنے لگے) (ترمذی ۱/۵۴۶

رقم ۱۵۰۵)

قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہیے: قربانی کا جانور نماز عید الاضحیٰ کے بعد ذبح کرنا چاہیے اگر پہلے کرے تو قربانی نہیں ہوگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا(ان أول ما نبدأ به من یومنا هذا أن نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل هذا فقد أصاب سنتنا ومن نحر قبل ذلک فانما هو لحم یقدمه لاهله لیس من النسک فی شیء) ''آج کے دن کی ابتدا ہم نماز (عید) سے کرتے ہیں پھر واپس آکر قربانی کرتے ہیں جو شخص اس طرح کریگا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن جس نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پیش کیا ہے وہ قربانی کسی درجے میں بھی نہیں۔'' (بخاری ۷/ ۲۲۹ رقم ۵۵۶۰)

غلطی سے نماز عید سے پہلے قربانی کی ہو تو بعد میں پھر کرلے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(من ذبح قبل أن یصلی فلیعد مکانها أخری ومن لم یذبح فلیذبح) ''جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کردے۔'' (بخاری ۷/ ۲۳۱ رقم ۵۵۶۲)

قربانی کا گوشت خود کتنا کھائیں اور کتنا تقسیم کریں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر﴾ ''قربانی کے گوشت سے خود بھی کھاؤ اور مسکین (سوال سے رکنے والوں) اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ'' (الحج: ۳۶) معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت اپنی صوابدید سے خود بھی کھا سکتے ہیں اور بھیک نہ مانگنے والے غریب لوگ، رشتہ دار، دوست احباب کے علاوہ بھیک مانگنے والے غریبوں کو بھی کھلانا چاہیے۔ گوشت کو ٹھیک تین حصوں میں تقسیم کرنے کی کوئی صراحت قرآن وحدیث سے نہیں ملتی۔ (ترجمہ وتفسیر حافظ یوسف صلاح الدین ص ۹۲۴)

قربانی کا گوشت ذخیرہ بھی کرسکتے ہیں: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (کنا نتزود لحوم الأضاحی علی عهد النبی ﷺ الی المدینة) ''ہم مدینہ پہونچنے تک رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے'' (بخاری ۷/ ۲۳۳ رقم ۵۵۶۷) اور آپ ﷺ نے فرمایا (کلوا وتزودوا وادخروا) ''کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو'' (مسلم ۵/ ۲۱۶ رقم ۵۱۰۴)

قربانی کرنے کے ایام: عید الاضحیٰ کے دن پھر ایام تشریق۔ یعنی گیارہ سے تیرہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک قربانی کرسکتے ہیں۔ (بخاری ۷/ ۲۲۵)

قربانی میں سے قصاب کو اجرت نہیں دینا چاہیے: امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے فرمایا أمرنی رسول الله ﷺ أن أقوم علی بدنه و أن أتصدق بلحمها و جلودها و أجلتها و أن لا أعطی الجزار منها قال نحن نعطیه من عندنا) ''مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کی قربانی کے اونٹوں کا انتظام کروں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کردوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دینگے۔ (مسلم ۳/۳۳۵ رقم ۳۱۸۰)

قربانی کے گوشت کی دوسرے علاقوں میں منتقلی: قربانی کا گوشت خود کھا سکتے ہیں دوست احباب کو ہدیہ دے سکتے ہیں، فقراء میں صدقہ کر سکتے ہیں، کھال خود استعمال کر سکتے ہیں بیچ نہیں سکتے، قصائی کو گوشت یا کھال بطور اجرت نہیں دے سکتے، قربانی کا گوشت ایک جگہ سے دوسری جگہ بلکہ دوسرے ملک مستحقین تک پہونچانے کے لیے منتقل کر سکتے ہیں۔ (سید سابق، فقه السنة ۳/۳۲۴)

رات کو قربانی: قربانی کا جانور رات کو بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ جمہور علماء جن میں ائمہ ثلاثہ بھی شامل ہیں جواز مع الکراہت کے قائل ہیں۔ کسی بھی صحیح حدیث میں رات کو ذبح کرنے کی ممانعت یا دن کو ذبح کرنے کی افضلیت ثابت نہیں۔ (نیل الأوطار ۵/۱۲۶، المحلی ۷/۳۷۷، ۳۷۹)

عید الاضحیٰ کے مسائل

☆ عید الاضحیٰ میں قربانی کے گوشت سے ابتدا کرنا افضل ہے۔ (ترمذی ۱/۲۱۸ رقم ۵۴۲ رواه احمد وصححه ابن حبان، سبل السلام ۲/۸۰)

☆ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے غسل کر لینا چاہیے۔ (مؤطا ۱/۸۸ رقم ۴۲۷)

☆ عید کے لیے مناسب زیب و زینت کرنا اور عمدہ لباس پہننا چاہیے۔ (بخاری ۲/۱۲۷ رقم ۹۴۸)

☆ نماز عید کھلے میدان (عیدگاہ) میں پڑھ لینی چاہیے۔ (بخاری ۲/۱۳۳ رقم ۹۵۶)

☆ نماز عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر بھی جا سکتے ہیں۔ (بخاری ۲/۱۳۴ باب ۷)

☆ نماز عید دو رکعت ہے۔ اس کے بعد خطبہ دینا چاہیے۔ (بخاری ۲/۱۳۶ رقم ۹۶۴)

☆ نماز عید میں سورہ فاتحہ کے بعد (سبح اسم ربک الأعلی) اور (هل أتاک حدیث الغاشیة) یا (ق